سوال

قرآن کریم میں سجدہ تلاوت کے مقام

جواب

الحمد للہ

قرآن مجید میں پندرہ جگہ پر سجدہ کرنا ضروری عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قرآن میں پندرہ سجدے پڑھائے ، ان میں سے تین مفصل اور سورۃ الحج میں دو سجدے ہیں ۔ رواہ ابوداود ، ابن ماجۃ، مستدرک الحاکم ، دارقطنی ، نے روایت کی اور منذری اور امام نووی رحمہ اللہ تعالی نے اسے حسن کہا ہے ۔

اور وہ پندرہ سجدے مندرجہ ذیل ہیں :

1- ان الذین عند ربھم لایستکبرون عن عبادتہ ویسبحونہ ولہ یسجدون

(یقینا جو آپ کے رب کے نزدیک ہیں وہ اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور اس کو سجدہ کرتے ہیں) الاعراف (206)

2- وللہ یسجد من فی السماوات والارض طوعا وکرھا وظلالھم بالغدو والآصال

اللہ ہی کے لیے زمین اور آسمان کی سب مخلوق خوشی اور ناخوشی سے سجدہ کرتی ہے ، اور صبح وشام ان کے سائے بھی ۔ الرعد (15) ۔

3- وللہ یسجد مافی السماوات ومافی الارض من دابۃ والملائکۃ وھم لایستکبرون

(یقینا آسمان وزمین کے کل جاندار اور تمام فرشتے اللہ تعالی کے سامنے سجدہ کرتے ہیں اور ذرا بھی تکبر نہیں کرتے) النحل (49) ۔

4- قل آمنوا بہ اولا تومنوا ان الذین اوتوا العلم من قبلہ اذا یتلی علیھم یخرون علیھم للاذقان سجدا

(کہہ دیجئے ! تم اس پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ ، جنہیں اس سے پہلے علم دیا گیا ہے ان کے پاس تو جب بھی اس کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں) الاسراء (107) ۔

5- اذا تتلی علیھم آیات الرحمن خروا سجدا وبکیا

(ان کے سامنے جب اللہ رحمان کی آیتوں کی تلاوت کی جاتی تھی تو یہ سجدہ کرتے روتے گڑگڑاتے گر پڑتے تھے) مریم (58)

6- الم تر ان اللہ یسجد لہ من فی السموات ومن فی الارض والشمس والقمر والنجوم والجبال والشجر والدواب وکثیر من الناس وکثیر حق علیہ العذاب ومن یھن اللہ فمالہ من مکرم ان اللہ یفعل مایشاء

(کیا تو دیکھ نہیں رہا کہ سب آسمان والے اور زمین والے ، اور سورج چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سے انسان بھی اللہ کے سامنے سجدہ کرتے ہیں ہاں بہت

سے وہ بھی ہیں جن پر عذاب کا مقولہ ثابت ہوچکا ہے ،جسے اللہ تعالی ذلیل کرے اسے کوئی بھی عزت دینے والا نہیں ، یقیناً اللہ تعالی جو چاہتا کرتا ہے) الحج (18) ۔

7- یاایھاالذین آمنواارکعواواسجدواواعبدواربکم وافعلواالخیر لعلکم تفلحون

(اے ایمان والو! رکوع و سجدہ کرتے رہو اور اپنے رب کی عبادت میں لگے رہو اور نیک کام کرتے رہو تاکہ تم کامیاب ہوجاؤ) الحج (77)

8- واذاقیل لھم اسجدواللرحمن قالواوماالرحمن انسجد لماتامرناوزادھم نفورا

(اور جب بھی ان سے رحمن کو سجدہ کرنے کا کہا جاتا ہے تو جواب دیتے ہیں رحمن کیا ہے ؟ کیا ہم اسے سجدہ کریں جس کا تو ہمیں حکم دے رہا ہے اور اس (تبلیغ) نے ان کی نفرت میں مزید اضافہ کردیا) الفرقان (60)

9- الایسجدواللہ الذی یخرج الخبء فی السموات والارض ویعلم ما تخفون وما تعلنون

(کہ اسی اللہ تعالی کے لیے سجدے کریں جو آسمانوں اور زمینوں کی پوشیدہ چیزوں کو نکالتا ہے ، اور جو کچھ تم چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو وہ سب جانتا ہے) النمل (25) ۔

10- انمایومن بآیاتنا الذین اذاذکروابھاخرواسجداوسبحوابحمدربھم وھم لایستکبرون

(ہماری آیتوں پر وہی ایمان لاتے ہیں جنہیں جب کبھی اس کی نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح پڑھتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے) السجدۃ (15) ۔

11- وظن داودانما فتناہ فاستغفر ربہ وخرراکعا وانا ب

(اور داود علیہ السلام سمجھ گئے کہ ہم نے انہیں آزمایا ہے ، پھر تو وہ اپنے رب سے استغفار کرنے لگے اور عاجزی کرتے ہوئے گر پڑے اور پوری طرح رجوع کیا) ص (24) ۔

12- ومن آیاتہ اللیل والنھاروالشمس والقمرلاتسجدواللشمس ولاللقمرواسجدواللہ الذی خلقھن ان کنتم ایاہ تعبدون

(اور دن رات اور سورج چاند بھی اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے ہیں ، تم سورج کو سجدہ نہ کرو اور نہ ہی چاند کو بلکہ اللہ تعالی کو سجدہ کرو جس نے ان سب کو پیدا فرمایا ہے ، اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو) فصلت (37) ۔

13- فاسجدواللہ واعبدوا (تو اللہ ہی کو سجدہ کرو اور اس کی ہی عبادت کرو) النجم (63) ۔

14- اذاقرئ علیھم القرآن لایسجدون (اور جب ان پر قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ سجدہ نہیں کرتے) الانشقاق (21)

15- کلالاتطعہ واسجدواقترب

خبردار! اس کا کہنا ہرگز نہ ماننا اور سجدہ کر اور قریب ہوجا) العلق (19) ۔ فقہ السنۃ (188-186/1)

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے تمام المنۃ میں اس پر تعلیق لگاتے ہوئے کہا ہے کہ :

یہ حدیث ہرگز حسن نہیں ہوسکتی کیونکہ اس میں مجھول راوی ہیں ، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے " التلخیص " میں منذری اور نووی رحمہ اللہ تعالی کی تحسین کو نقل کرنے کے بعد کہا

ہے کہ : اور عبدالحق اور ابن قطان نے اسے ضعیف کہا ہے ، اس کی سند میں عبداللہ بن منین جوکہ مجھول ہے اور اس سے روایت کرنے والا حارث بن سعید العتقی بھی غیر معروف ہے ۔

اور ابن ماکولا کا کہنا ہے کہ : اس حدیث کے علاوہ اس کی کوئی اور حدیث نہیں ہے ۔

اسی لیے طحاوی نے یہ اختیار کیا ہے کہ سورۃ الحج کے آخر میں دوسرا سجدہ نہیں ، اور محلی میں یہی مذھب ابن حزم نے اختیار کرتے ہوئے کہا ہے کہ : اس لیے کہ اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی صحیح حدیث ثابت نہیں اور نہ ہی اس پر اجماع ہے ، لیکن عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ اور عبداللہ بن عمر اور ابو درداء رضی اللہ تعالی عنھما سے اس میں سجدہ ثابت ہے ۔

پھر ابن حزم کتاب میں باقی سجود کی مشروعیت کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں پہلے دس سجدوں کی مشرعیت پر اتفاق ہے ، اور اسی طرح طحاوی نے بھی شرح المعانی (211/1) میں اس پر اتفاق نقل کیا ہے ، لیکن انہوں نے سورۃ فصلت (حم السجدۃ) کے سجدہ کے بدلے میں سورۃ " ص " کا سجدۃ ذکر کیا ہے ، پھر بعد میں ان دونوں سجدوں کو صحیح اسناد کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت کرتے ہوئے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ " ص " " النجم " اور " انشقاق " اور اقراء " میں سجدہ کیا ، اور یہ تینوں آخری سجدے سور مفصل میں ہیں جس کا ذکر حدیث عمرو جوکہ ابھی ذکر کی گئی ہے ۔

تو مجموعی طور پر اس حدیث مع اسناد ضعیف ہونے کے باوجود اس کے عمل پر امت کا اتفاق ہے ، اور احادیث صحیحہ باقی سجدوں سورۃ الحج کے دوسرے سجدہ کے علاوہ کی شاھد ہیں ، سورۃ الحج کے دوسرے سجدہ کی سنت صحیحۃ سے کوئی شھادت نہیں ملتی ، الا یہ کہ بعض صحابہ کا اس پر عمل ہے ، جوکہ اس کی مشروعیت پر دال ہے اور جبکہ خاص کر اس کی کوئی مخالفت نہیں ملتی ۔

تو خلاصہ یہ ہے قرآن کریم میں پندرہ سجدے ہیں جوکہ ابھی اوپر ذکر کیے گئے ہیں ۔

والله تعالی اعلم